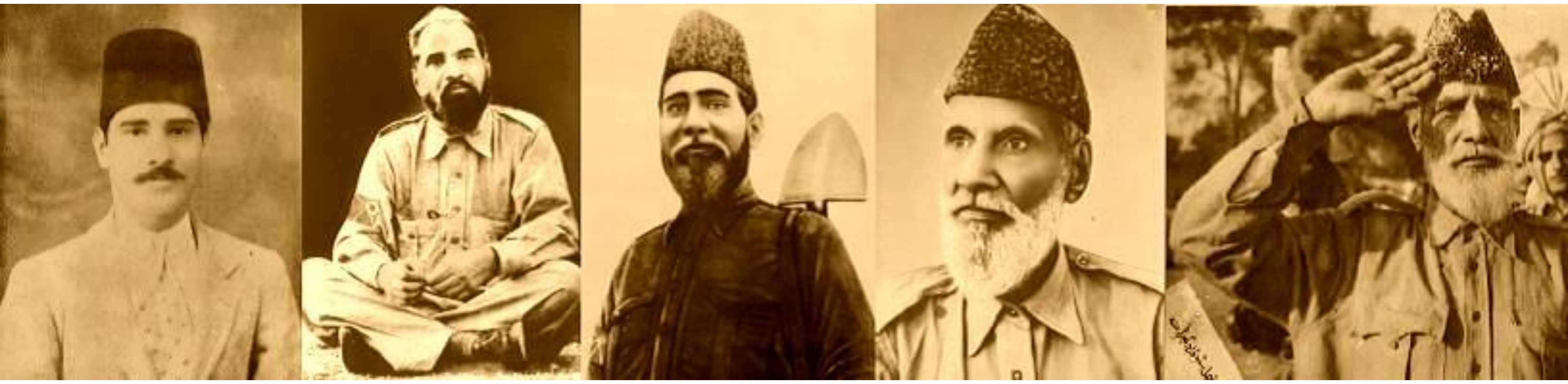


مسئلہ مخلوط وزارت

مرتب کردہ نسیم یوسف

اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا : (القرآن)

خُدا ہم سب کو اِکٹھا کرے (آمین)

مسئلۂ مخلوط وزارت

یعنی

علامہ محمد عنایت اللہ خان المشرقی

کی وہ لاثانی بے ہدف تجویز جسے ملّتِ پاکستان کی

گوناگوں مشکلات کا واحد حل

ہر کہ و مہ نے متفق اللسان ہو کر تسلیم کر لیا!

یہ تجویز دراصل وہ خطاب ہے جو حضرت علامہ مشرقی نے راولپنڈی کے ڈیڑھ لاکھ مجمعِ عام میں دیا

•

ناشر

فروغِ اسلام فونڈیشن، پوسٹ بکس ۱۱۵، راولپنڈی (پاکستان)

(الیس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی)

میرے بھائیو! خرابیٔ صحت کے باعث مجھے اُمید نہ تھی کہ میں آپ صاحبان کے سامنے آکر کچھ کہتا۔ بلکہ خیال تھا کہ آپ لوگ مجھے مہلت دیتے کہ میں کچھ دیر آرام کر سکوں۔ مگر میری رہائی کے بعد وہ ناقابلِ برداشت دباؤ جو مجھ پر لوگوں کی طرف سے ڈالا جا رہا ہے مجھے اِس امر پر مجبور کر رہا ہے کہ انتہائی تکلیف کے باوجود آپ کو دِل برداشتہ نہ کروں اور اس بے چینی میں جو بڑی مدّت سے رعیت میں پیدا ہو رہی ہے، کوئی نہ کوئی صُورت تسلی کی پیدا کروں۔ رعیت میں بے چینی کسی قوم کی تاریخ میں اچھے عنوان نہیں، اور اِس کو دُور کرنے کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ حکومتِ وقت عزم اور ارادے سے اس پر غور کرے اور بے چینی کی جڑ کو اکھیڑ کر رہے۔ کوئی حکومت جو دِلوں کی بے چینی کو بے پروائی سے دیکھتی ہے یا اس بے چینی کو کم کر کے دکھاتی ہے، دراصل اپنے ساتھ دھوکہ کر رہی ہے۔ رعیت اِس بے پروائی سے اور بے چین ہوتی ہے اور یہ سِلسلہ کہیں ختم نہیں ہوتا۔

مَیں نے رہائی کے بعد دیانتداری سے جو تجویز قوم کے سامنے پیش کی تھی، یہ تھی کہ اِس وقت بیرونی اور اندرونی حالات پاکستان میں اِس نازک مرحلے پر پہنچ چکے ہیں کہ تمام رعیت اور حکومت کے آپس میں شیر و شکر ہو کر مِل جانے کی ضرورت ہے۔ مَیں نے تجویز کی تھی کہ باہر کے فوری دشمن یعنی ہندو کو کشمیر کے متعلق اپنے منصوبوں سے باز رکھنے اور کشمیر کو پاکستان میں شامل کرنے کے لئے پہلا قدم یہ ہے کہ ملک کی تمام مختلف جماعتوں کی ایک مضبوط مخلوط حکومت قائم کی جائے۔ وقت کی نزاکت کو پیشِ نظر رکھ کر مغربی جمہوریت کے تمام بے معنی ضابطوں، رسموں اور رواجوں کو بالائے طاق رکھ کر سب مسلمان اکٹھے ہو جائیں۔ حکومت اپنے رواجی وقار کو کہ وہ حکومت ہے اور کسی کے آگے گردن نہ جھکائے گی، اپنی مضبوطی اور طاقت کو بڑھانے کی خاطر نرم کر دے، جس کشمیر کو حاصل کرنے کے لیے

پانچ سال سے قلمی جنگ ہو رہی ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اس قلمی جنگ کی نوعیت کو ابھی صرف اتنا بدلے کہ دُنیا پر واضح کر دے کہ پاکستان کشمیر کو حاصل کرنے کے لئے متحد ہے بلکہ اسی اتحاد کی ابتدائی نمائش سے ہندو کے ناپاک ارادے پر پہلی ضرب لگائے۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر اس وقت حکومت نے اس تجویز کے دُور رس نتائج پر غور کیا اور مخلوط حکومت اس مُلک میں عملاً ہو گئی تو کشمیر کا مسئلہ کافی حد تک آسان ہو جائے گا۔

میری قید کے دوران میں ہی پاکستان میں ایک اور نئی مصیبت کھڑی ہوئی ہے، وہ روٹی کا مسئلہ اور اقتصادی بحران ہے جس کا عام طور پر کسی کو گمان نہ تھا، بلکہ آزادی کے خوبصورت تخیّل نے لوگوں کے اندر اُمیدیں پیدا کر دی تھیں کہ آزادی کے بعد ہم انگریز کے وقتوں سے نسبتاً بہت زیادہ آسودہ اور خوش حال ہوں گے۔ یہ مسئلہ بھی لامحالہ ایسا ہے کہ موجودہ حکومت پچھلے پانچ سال سے اس کو حل نہیں کر سکی۔ معاملہ شاید بڑھتا ہی جا رہا ہے۔ بہت سے عناصر اس مسئلہ میں کارفرما ہیں اور بہت سی اندرونی اور بیرونی خرابیاں اس مسئلہ کو پیچیدہ کر رہی ہیں۔ حکومت شاید اس امر کا کھُلا اعتراف کرنے میں بھی پس و پیش نہ کرے گی کہ روٹی کے مسئلہ کا تعلق ایک بڑی حد تک کشمیر کے دریاؤں سے بھی ہے، اور اگر کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہُوا تو یقین ہے کہ روٹی کا مسئلہ خطرناک حد تک پیچیدہ ہو جائے گا۔ الغرض اگر مسئلوں کو حل کرنے کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو ہر شخص اس بات سے متفق ہو گا کہ اس وقت مُلک میں کامل اتحاد کی ضرورت ہے۔ ضرورت ہے کہ تمہاری بے چینیاں آپس میں اتحاد کے سکون سے بدل جائیں، اطمینان ہو کہ ہم بے چینیوں کو دُور کرنے کے لئے آپس میں جمع ہو رہے ہیں اور چونکہ جمع ہو رہے ہیں اس لئے ہمیں بے چین نہ ہونا چاہیئے، اسی بات کو پیشِ نظر رکھ کر میں تمہاری مرضی کے خلاف تمہیں

نصیحت کر رہا ہوں کہ بے چینی کی وجہ سے حکومت کے خلاف کچھ کرنا یا اُس کی بُرائیاں گنوانا یا آپس میں بیٹھ کر اور بے چینی پھیلانا بھی اِس وقت قرینِ مصلحت نہیں - میں جانتا ہوں کہ یہ بات تمہیں سخت ناگوار گزرتی ہے کہ کوئی شخص تمہیں اِس وقت شور نہ مچانے یا حکومت کے خلاف نہ ہونے کا مشورہ دے جبکہ تم برابر کئی سال سے چیخیں مار رہے ہو - لیکن میری تمہیں یہ رائے دینے کی وجہ یہ شئے تو ہرگز نہیں ہو سکتی کہ میں جیل سے واپس آنے کے بعد نرم پڑ گیا ہوں، یا میں خدا نہ کرے حکومت کے ہم خیال ہو کر ان سے کوئی وزارت کی الاٹمنٹ مانگتا ہوں - یا میرا ارادہ حکومت سے کسی ایسے فریب کرنے کا ہے جس فریب میں آ کر وہ ہم کو وزارتیں دے دے - یا کم از کم ہم پر سے جبر و تشدد دُور کر دے یا اگر اور کچھ نہیں تو ہمارا پیچھا چھوڑ دے - جیل میں مجھے پے در پے دُکھ دینے اور مجھ سے بے مثال تشدد کر کے جس کے تصوّر سے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، مجھے چاہئے تھا کہ غالب کے قول کے مطابق "بڑھتا ہے اور ذوقِ گنہ یاں سزا کے بعد" میں حکومتِ پاکستان کا اور زیادہ دشمن بن جاتا - لیکن میری تمام زندگی کا مقصد ہمیشہ سے یہ رہا ہے کہ میرے دل میں کسی سے دشمنی کی گنجائش نہیں - میں ہر مصیبت پر ہمیشہ سے مسکراتا رہا ہوں اور ہمیشہ دُکھ دینے والوں کے متعلق یہی سوچتا رہا ہوں کہ وہ اپنی طبیعت سے مجبور ہیں اِس لئے توجہ یا دشمنی کے لائق نہیں - میری وجہ اِس وقت حکومت کے خلاف بے چینی نہ پیدا کرنے کی یہ ہے کہ اِس بے چینی سے حکومت اور کمزور ہو جائے گی، پاکستان کی مصیبتیں اور بڑھ جائیں گی، دشمن یعنی ہندو اور ہم پر سوار ہو جائے گا، وہ اِس سے پہلے بھی حکومت کی کمزوری، حکومت کی نرمی، حکومت کی جی حضوری پالیسی سے جو وہ یو-این-او میں اختیار کر چکی ہے

بے حد فائدہ اٹھاتا رہا ہے اور رعیت کا حکومت کے خلاف اور ہو جانا اس وقت ہندو کو موقع دے گا کہ وہ اس کر اور دبائے، کشمیر کو اپنی گرفت میں اور مضبوط طور پر لے، دریاؤں کے ناکے اور مؤثر طور پر بند کر دے اور بالآخر پاکستان کو اگلے دو چار سال کے اندر بھوکا مار کر پاکستان کو حیدرآباد دکن یا بھوپال کی طرح اپنی ایک ادنیٰ ریاست بنا دے۔

میرے بھائیو! یہ منظر نہایت دردناک ہوگا اور یاد رکھو کہ یہ منظر تمہارے سامنے یقینی طور پر آنے والا ہے اگر تم لوگ چند ماہ کے اندر اندر متحد نہ ہوئے، یقینی طور پر آنے والا ہے، اگر حکومت نے آئندہ چند ماہ بلکہ چند ہفتوں کے اندر اندر تمام جماعتوں کو مل کر کام کرنے اور اپنے اندر ملا کر ایک کر دینے کی دیانت دارانہ کوشش نہ کی۔ مسلمانو! تمہیں معلوم نہیں کہ حکومت کے ایوانوں کے اندرونی راز کیا ہیں، معلوم نہیں کہ کشمیر کا مسئلہ کس خطرناک منزل تک پہنچ چکا ہے، معلوم نہیں کہ ہندو اپنے اس وطن کو جس میں وہ ہزار ہا سال غلام رہنے کے باوجود اس کو اپنا خالص وطن سمجھ کر مسلمانوں کو ملیچھ اور غیر وطنی تصور کر کے اس کی بیخ و بنیاد اکھیڑنا چاہتا ہے، کس عزم و ارادے سے پھر کئی صدیوں کے بعد خالص اپنا وطن بنانا چاہتا ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ حکومت کے ایوانوں میں پاکستان کے قائم رہنے کے متعلق کیا کیا اُلجھنیں پڑ چکی ہیں۔ تمہیں معلوم نہیں کہ حکومت کے آدمی حکومت کے خمار میں کس خوش باشی اور بے فکری سے دن گزار رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ سب اُلجھنیں اور پیچیدگیاں اُن کی بے فکری اور خوش باشی سے ہی دُور ہو جائیں گی، لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکستان میں صدہا نہیں ہزار ہا لوگ ان اُلجھنوں سے سخت پریشان ہیں، حکومت کی ظاہری بے فکریوں سے غم زدہ ہیں، ان میں کا ایک کافی حصہ مجھ تک بھی پہنچتا ہے، بے حکومت کی مشکلات کا علم وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے

مجھے یقین ہے کہ اب بھی حکومت کے خلاف بے چینی سے مسلمانوں کا ایک کافی حصہ جس میں حکومت کے عہدیدار اور غیر عہدیدار دونوں شامل ہیں، حکومت سے زیادہ بلکہ کئی گنا زیادہ پاکستان کا خیر خواہ ہے اور حکومت کی بے عملی، کاہلی یا بے وجہ حزب مخالف کی مخالفت کی وجہ سے حکومت کا شاکی ہے۔ ایسی حالت میں کہ حکومت کے اپنے ملازم اور اپنے آدمی، بلکہ میں کافی اطمینان سے کہوں گا کہ خود مسلم لیگی حضرات حکومت سے غیر مطمئن ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان بدلے ہوئے حالات پر سنجیدگی سے غور کرے، اور نہایت فراخ دلی سے ہاتھ بڑھا کر مسلمانوں کی تمام جماعتوں کی ہمدردی اپنے ساتھ لے۔

مسلمانو! میں تو سرے سے ہی کسی اسلامی حکومت میں کسی ایک پارٹی کی حکومت کا قائل ہی نہیں۔ اسلام نے صاف اور صریح الفاظ میں دین کے اندر ہر پارٹی بنانے والے کو مشرک کہا ہے اور مشرک کے متعلق لکھا ہے کہ اس کو کبھی بخشش نہ ہوگی۔ خیر بخشش کے متعلق تو عام طور پر مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ قیامت کے دن ہی ہوگی یا نہ ہوگی، لیکن بہت سی بخششیں یا سزائیں میرے نزدیک اس دنیا کے اندر بھی ہو جاتی ہیں، اس لئے اسلام کے اندر کسی ایک گروہ کو اجازت دینا کہ وہ اپنی چوکڑی کی حکومت قائم کرے، میرے نزدیک صریح طور پر ناجائز ہے۔ بہر نوع اس وقت جو حکومت پاکستان کے اندر قائم ہے وہ صرف ایک انگریزی طرز کی جمہوری حکومت ہے جس کو جمہوری حکومت کہنا ہی حقیقت کے خلاف ہے۔ خود انگلستان کے ایک بہت بڑے سیاست دان لارڈ ہیلی فیکس نے جو مغربی جمہوریت کا موجد سمجھا جاتا ہے اور جس کے نمونے پر جمہوری حکومتیں باقی ملکوں میں قائم ہوئی ہیں، صاف طور پر اعلان

کیا ہے کہ ملک کی بہترین سیاسی پارٹی بھی ملت کے خلاف ایک سازش ہے اور انگریزی لفظ یہ ہیں :-

"Even the best party is a conspiracy against the nation."

ان الفاظ سے صاف طور پر مغربی جمہوریت کا صحیح منشا نظر آجاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جہاں اور جس ملک میں مغربی جمہوریت کی طرز کی کوئی پارٹی کسی مغربی طرز کے انتخاب کے ذریعہ سے برسرِ اقتدار آئی تو اس پارٹی کا نصب العین یہ ہو جاتا ہے کہ وہ تمام ملت کے خلاف ایک سازش بن کر اس ملت کو نقصان پہنچائے اور اپنی پارٹی کو ہمیشہ برسرِ اقتدار رکھے۔ پچھلے پانچ برس کے واقعات نے انگلستان کے اس بڑے آدمی کے قول کو پاکستان میں حرف بہ حرف صحیح ثابت کر دیا ہے اور اس قول کے بعد جو ایک مستند قول ہے، حکومت کا یہ دعویٰ کہ ہم ہی پاکستان کے سچے خیرخواہ ہیں اور باقی سب جماعتیں غدار ہیں، سراسر غلط ہے۔ بلکہ رعیت کا اس پانچ سال میں آہستہ آہستہ حکومت سے متعلق مسلسل بے چینی کا اظہار کرنا صاف اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ملت کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش ضرور ہوئی ہے جس کی وجہ سے رعیت بے چین ہے۔ اسلام میں اس قطع کی تمام پارٹیوں کی مخالفت ہے اور جس گروہ نے اسلام کے اندر اس قطع کی کوئی پارٹی بنائی، اس نے تفریق فی الدین کی اور وہ شرک کا مرتکب ہے۔ اسلام اگر کسی شے کی حکومت کرنے کے متعلق اجازت دیتا ہے تو وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے تمام کام

باہمی مشورے سے ہوں اور چونکہ مشورہ اسی صورت میں لیا جاتا ہے کہ اس امر کا شک ہو کہ دوسرے مسلمان کسی معاملہ کو سلجھانے کے متعلق مختلف رائے دیں گے۔ اس لئے مسلمانوں میں صرف ایسی حکومت کی گنجائش ہے جس میں سب قطع اور خیالات کے لوگ آپس میں مل کر حکومت قائم کریں اور حکومت صرف ایک پارٹی کی حکومت نہ رہے۔ یہی وہ مخلوط حکومت ہے جس کی تجویز میں نے اس نازک وقت میں کی اور مجھے یقین ہے کہ پاکستان کی مشکلات کو اس وقت دُور کرنے کے لئے حکومت ٹھنڈے دل سے اسلام کے مشہور حکم امرھم شوریٰ بینھم کی طرف توجہ کرے گی اور فراخدلی سے تمام جماعتوں کے بہترین آدمیوں پر مشتمل ایک حکومت جلد از جلد قائم کرے گی۔

مسلمانو! اگر آئندہ ایک دو ماہ یعنی قریبی مستقبل میں ایسی حکومت قائم ہو گئی تو مجھے یقین ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کم از کم ۹۰ فی صدی آسان ہو جائے گا۔ پنڈت نہرو کے ہوش و حواس اس قدر درست ہو جائیں گے کہ وہ کشمیر کو ایک نئے نقطۂ نظر سے دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ رعیت کی بے چینی قطعی طور پر اس لئے دُور ہو جائے گی کہ وہ محسوس کرے گی کہ اب ہم نے خود اپنی قسمت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ہار ہو یا جیت، کم از کم کشمیر کے متعلق اپنی جد و جہد کو آخری حد تک پہنچانے والے ہم خود ہوں گے کوئی ایک پارٹی یا اُس کے چند افراد نہ ہوں گے۔ رعیت کو اطمینان ہوگا کہ سب جماعتوں کے بہترین افراد اپنے سر جوڑ کر پاکستان کی بہتری کی تجویزیں

کر رہے ہیں اور دماغوں کے جُڑنے سے جو نتیجہ نکلے گا وہ بہرحال ہمارے فائدے کی بات ہوگی۔ مشترکہ حکومت قائم کرنے کے بعد سب سے پہلی شئے جو حکومت کے سامنے ہوگی، خوراک کا مسئلہ ہوگا۔ اور اگر بفرضِ محال پاکستان کے اندر جو انگریزوں کے زمانے میں تمام ہندوستان کو خوراک دیتا تھا، خوراک اِس قدر مہنگی رہی جیسی کہ اَب ہے تو کم ازکم رعیّت کی بھڑاس تو نکل جائے گی کہ ہمارے سب آدمیوں نے مل کر بھی خوراک کے مسئلے کو حل نہیں کیا۔ اس لئے مسلم لیگ بیچاری ٹھیک تھی۔ اِس حالت میں مسلم لیگ کی پھر چڑھ بنے گی اور مسلم لیگ کی موجودہ حکومت ان تمام جماعتوں کو دھوے سے کہہ سکے گی کہ چونکہ تم بھی ہم سے مل کر کچھ نہ کر سکے یا کشمیر کو ہندو سے چھڑا نہ سکے، تو بہتر ہے کہ تم حکومت سے علیحدہ ہو جاؤ اور ہمیں اکیلا ہی گلچھرے اُڑانے دو۔ مَیں نے اِسی خیال سے تمام جماعتوں کو یہ بھی کہا ہے کہ سرِدست یہ مخلوط حکومت عارضی قسم کی ہو جس کا منشاء مسلم لیگ کی گدیوں پر ہمیشہ کے لئے قبضہ کرنا نہ ہو بلکہ صرف کشمیر اور خوراک کے مسئلوں کو حل کرنا اور اگر تمام جماعتوں کی مخلوط حکومت ان مسئلوں کے حل کرنے میں ناکامیاب رہی اور کوئی غیر معمولی حالات اِس حکومت کو صاف طور پر چلانے میں پیش نہ آئے تو حزبِ مخالف کا فرض ہوگا کہ وہ ان گدیوں کو خالی کر دے اور صرف مسلم لیگ کو برسرِ اقتدار رہنے دے۔

مسلمانو! ان منصوبوں سے ہماری نیک نیتی بالکل واضح ہے۔ ہم مسلم لیگ کی حکومت کے پانچ سال دیکھ چکے ہیں اور رعیّت کے دلوں میں شکوک پڑ گئے ہیں کہ مسلم لیگ کی حکومت کے اندر ایسے خطرناک نقائص

ہیں جن کی وجہ سے معاملات پیچیدہ ہو رہے ہیں۔ یہ شکوک کسی اور طرح رفع نہیں ہو سکتے جب تک کہ رعیت کا بڑا اور غالب حصہ خود گھر کے اندر نہ جاکر دیکھے کہ آیا کوئی نقص فی الحقیقت ایسے ہیں جن کا الزام موجودہ حکومت کے سر تھوپا جا سکتا ہے۔ نہیں، بلکہ میں ایک قدم اور آگے بڑھ کر کہوں گا کہ مخلوط حکومت کی تجویز موجودہ حکومت کو سرخرو کرنے کی ایک تجویز ہے اور حکومت کو چاہیئے کہ اس پر فوراً خوش آمدید کہے اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے اور موجودہ حکومت کے اندر فی الواقع ایسے نقائص موجود ہیں تو رعیت کا حق ہے کہ مسلم لیگ سے مطالبہ کرے کہ وہ ایسی حکومت نہیں کر سکتی۔ رعیت کی چھینی اور کراہیں اس کو اس امر کی اجازت نہیں دے سکتیں کہ وہ رعیت سے ناجائز فائدہ اٹھائے، بلکہ اس کے لئے لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی راہ لے۔

مسلمان بھائیو! ان صاف اور واضح الفاظ کے بعد جن کے متعلق کسی شخص کو ادنیٰ شک نہیں ہونا چاہیئے، آپ لوگوں کا کام ہے کہ مخلوط حکومت کے متعلق ملک میں ایسی فضا پیدا کریں کہ پاکستان کی مشکلات تھوڑی سے تھوڑی مدت میں دور ہو سکیں۔ اس وقت میں تمہیں مزید پریشانیوں میں نہیں ڈالنا چاہتا، لیکن میرا فرض ہے کہ اگر قوم کو خطرے لاحق ہیں تو میں اس کو بروقت آگاہ کر دوں اور اگر قوم ان خطروں سے آگاہ ہونے کے باوجود نہیں سنتی یا ان کا تدارک نہیں کرتی تو پھر قوم کا معاملہ خدا پر چھوڑ دوں۔ ایک نیا خطرہ جس کے متعلق میں تم کو اس وقت آگاہ کرنا چاہتا ہوں اور یوم کشمیر کے موقعہ

پر ہی اِسی راولپنڈی میں جو آزاد کشمیر کی حکومت کی سرگرمیوں کا مرکز ہے اِس کا اعلان کرنا چاہتا ہوں، یہ ہے کہ ابھی چند روز ہوئے مجھے یقینی طور پر معلوم ہوا ہے کہ یو۔ این۔ او کا آئندہ قدم کچھ تھوڑی سی ٹال مٹول کے بعد یہ ہوگا کہ ہندو کو ناراض نہ کرنے کی خاطر وہ کشمیر کے تمام مسئلے کو کھٹائی میں ڈال دے۔ آہستہ آہستہ کچھ اور آئیں بائیں شائیں کر کے مسئلے کو اِس مرحلے تک پہنچا دے کہ بھائی بہترین بات یہ ہے کہ چونکہ کشمیر کا معاملہ بہت کچھ صاف ہو چکا ہے اور صرف چند باتیں اختلاف کی رہ گئی ہیں، اِس لئے پاکستان اور ہندوستان دونوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے کہ وہ باقی مسائل آپس میں بیٹھ کر خود طے کرلیں۔ مسلمانو! میں تمہیں نہایت وثوق سے تنبیہہ کرتا ہوں کہ جس دن نامحسوس طور پر اور کامل بدنیتی سے یو۔ این۔ او نے یہ خطرناک فیصلہ صادر کر دیا۔ اور پھر میں کہتا ہوں کہ یہ تمام بات اِس ہوشیاری سے کی جائے گی کہ تمہیں محسوس بھی نہ ہوگی، تو یقین جانو کہ اُسی دن قیامت کے دن تک کشمیر تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ تم اسی اُمیدوں کے بہشت میں بیٹھے ہوئے ہوگے کہ کیا ہے۔ باقی باتیں جلد طے ہو جائیں گی اور ہمارے سیاست دان کسی نہ کسی سمجھوتے پر ضرور پہنچ جائیں گے۔ لیکن جہنم کے دروازے تم پر چوپٹ کھول دینے کی تیاری اُس دن ہو جائے گی۔ میں تمہیں تیسری بار پھر تنبیہہ کرتا ہوں کہ جس طرح یہ پانچ سال صرف ٹال مٹول میں گزرے ہیں، اسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ ہوشیاری سے آئندہ تین چار مہینوں میں اِس مسئلے کو جہنم داخل کرکے کشمیر کو ہمیشہ کے لئے دشمن کے سپرد کر دیا جائے گا۔ پھر اِس کے بعد میں دوسرا

بار تم کو کہتا ہوں کہ تمہیں محسوس کرائے بغیر نئی اُمیدوں کا بہشت تمہارے سامنے لا رکھا جائے گا۔ دُوسری خبر جو اِس بارے میں مجھے پہنچی ہے یہ ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان لڑائی کے خطرے کو اِس چالاکی سے کم کیا جائے گا کہ پاکستان کی طرف سے ہندو کو معمولی سی لڑائی کا خطرہ بھی باقی نہ رہے گا۔ انگریز اور امریکہ کی سیاست ہی اِس قسم کی بددیانت سیاست ہے کہ کئی اشخاص صرف اِس بات پر لگے ہیں کہ پاکستان کی حکومت کو لڑائی کے ہولناک نتائج سے آگاہ کرکے ان کے حوصلوں کو پست کرتے رہیں۔ گویا جب لڑائی کا خطرہ ہی باقی نہ رہا تو ہندو کے لئے میدان کھُلا رہ جائے گا کہ وہ بعینہٖ اِس طرح جس طرح کہ ایک بلّی چوہے کو مُنہ میں لے کر پھر اُس سے کھیلتی رہتی ہے، ہندوستان کی حکومت پاکستان کے ساتھ اُس وقت تک کھیلتی رہے کہ اُس کا پُورا کچُومر نہ نکل آئے۔

مُسلمان بھائیو! میں فرضی واقعات بتا کر تمہیں اَور پریشان نہیں کرنا چاہتا لیکن ایک بات ضرور واضح کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ دُنیا میں آج تک فیصلہ نہیں ہُوا کہ کسی قوم کو موت ٹھیک کس دن آئی۔ وہ کونسا دن اور وقت تھا کہ اُس نے اپنی ہلاکت کے سامان پیدا کئے۔ تم صاف دیکھ لو کہ پچھلے پانچ سال کی مصیبتیں تم پر کس طرح آہستہ آہستہ آئیں اور تم اُمیدوں کے بہشت میں ہی رہ کر دن گزارتے گئے اور یہ مصیبتیں نامحسوس طور پر بڑھتی گئیں اور اب یہ حالت ہے کہ اگر آج آٹا دو سیر کی بجائے ڈھائی سیر ہو جائے تو تم میں سے ہر ایک فوراً کہہ دے گا کہ اب حالات بہتر ہو

گئے ہیں۔ حالانکہ تم وہ لوگ ہو جنہوں نے برسوں تک آٹا روپے کا پندرہ سیر بلکہ بیس سیر بھی کھایا ہوگا۔ بعینہٖ اس طرح مصیبتیں نامحسوس طور پر آتی ہیں اور کوئی شخص ٹھیک وقت نہیں بتلا سکتا کہ فلاں شے کس دن شروع ہوئی اور اس دن کیوں محسوس نہیں ہوئی۔ اس مثال کے دینے کے بعد میں تم پر واضح کرتا ہوں کہ کشمیر کے مسئلے کے کھٹائی میں پڑنے کے بعد بھی تم اسی طرح اُمیدوں کے بہشت میں پڑے رہو گے۔ ہندو آہستہ آہستہ تمہیں وقت دیتا رہے گا تا کہ کشمیر کے متعلق تمہارے جذبات اور ماند پڑ جائیں۔ وہ مختلف اُمیدیں دلا دلا کر تمہیں سلانے کی کوشش کرے گا کہ آخری جذبہ کشمیر کی جنگ کے متعلق ماند پڑ جائے۔ خود حکومت اس نیند میں مُبتلا ہوگی اور کشمیر کے متعلق آئے دن کے کاغذی جھیلوں کے باعث اپنے خواب میں مگن رہے گی کہ کسی نہ کسی دن تو یہ گتھی ضرور سلجھے گی۔ پھر اس تمام کاہلی کے بعد (جس اثناء میں کہ ہندو اپنی پوری تیاری کرتا رہے گا) ایک دن آئے گا۔ وہ میری اطلاع کے مطابق ۱۹۵۶ء یعنی آج سے تین سال بعد ہوگا جس میں ہندو نے اپنے تمام منصوبے ۱۹۶ کروڑ روپیہ کے خرچ سے تیار کر لئے ہوں گے۔ اس دن جو پاکستان کے لئے قیامت کا دن ہوگا۔ ہندو پھر آہستہ آہستہ اسی نامحسوس طور پر پاکستان کے تمام دریا روک دے گا۔ تم اسی اُمیدوں کے بہشت میں پڑے پڑے انگڑائیاں لیتے رہو گے کہ خدا خیر کرے گا، خدا خیر کرے گا، حتیٰ کہ مغربی پاکستان کی سرزمین پر ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور خدائے عظیم اپنے قرآن کی زبان میں پکارے گا کہ خدا کا شکر

ہے کہ اِس نااہل قوم کا قصّہ پاک ہو گیا۔

مسلمانو! یہ قیامت بھی تمہیں کم محسوس ہوگی، کیونکہ غافل قومیں بڑی دیر کے بعد محسوس کیا کرتی ہیں، لیکن پانی کے بند ہونے کی قیامتوں کے بعد جو قیامتیں آنے والی ہیں وہ ایسی ہیں کہ شاید اُن کی جُوں تک تمہارے کانوں پر نہ رینگے ـــ وہ آزادی سلب ہونے کی قیامتیں اسی طرح کی قیامتیں ہوں گی جس طرح کہ آج اُن کو حیدرآباد دکن کا نظام یا بھوپال کا نواب محسوس کر رہا ہے۔ کسی ایک دن جس کی اطلاع تمہارے فرشتوں کو بھی نہ ہوگی، ہندو کا ایک معمولی سا عہدیدار پاکستان میں آکر بیٹھ جائے گا، جو نامحسوس طور پر ہماری حکومت پر حکم چلائے گا۔ پاکستان اُس دن سے محض ایک ہندو کی ریاست کے طور پر ہوگا اور مزا یہ ہے کہ کوئی شخص حتیٰ کہ پاکستان کی حکومت بھی محسوس نہ کرے گی کہ ہم ریاست بن چکے ہیں، اب پاکستان میں ہندو کا راج ہے۔ یہی سب کہیں گے کہ کچھ نہیں ہُوا، خدا خیر کرے گا خدا خیر کرے گا۔ الغرض اسی تسلسل اور تواتر سے مریض میٹھی نیند سو جائے گا جو ہمیشہ تک ہوگی اور مزا یہ کہ کوئی ایک شخص بھی نہ کہہ سکے گا کہ کس دن پاکستان محکوم بنا۔ کس دن اُس کی آزادی سلب ہُوئی، کس نے یہ جرم کیا تھا۔ کون قصور وار تھا۔ قومیں جب مٹتی ہیں اور اسی آہستگی کے باعث کہا گیا ہے کہ "خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی"۔

مسلمان بھائیو! اِنہی خطروں کی بنا پر جو میں نے تمہیں واضح کر دیئے ہیں اور تم سب گواہ رہو کہ میں نے اِن کے واضح کرنے میں کوئی کسر

اُٹھا نہیں رکھی۔ میں تمہیں تنبیہہ کرتا ہُوں کہ ابھی اگلے دو تین ماہ تک وقت ہے کہ تم اپنی حکومت سے اس اتحاد و اتفاق کا مطالبہ کرو جس کی تجویز مَیں نے کی ہے۔ فرداً فرداً اور جمعاً جمعاً حکومت پر واضح کردو کہ

اِس وقت تمام مسئلوں کا حل اِتحاد اور صرف اِتحاد ہے۔ اِتحاد کے بغیر کوئی چارہ نہیں

نہیں علاج فوری اتحاد ہے، علاج کامل اتحاد ہے۔ علاج سینوں کی کینٹوں کا دلوں سے نکال دینا ہے۔ علاج دلوں میں سے ایک دوسرے کے متعلق شک رفع کرکے ایک ہو جانا ہے۔

عِلاج یہ ہے کِہ

حکومت جلد از جلد تمام جماعتوں کی ایک کانفرنس فوراً طلب کرے۔ اس سے بہت پہلے طلب کرے کہ یو۔ این۔ او اس معاملے کو ہاتھ میں لے کر کشمیر کو دھوکے سے ہندو کے سپرد کردے۔ اگر یو۔ این۔ او کے ذریعہ سے کشمیر ہاتھ سے چھن گیا اور اسی طرح آہستہ آہستہ چھن گیا جس طرح کہ مَیں نے یقینی طور پر واضح کر دیا ہے تو یاد رکھو کہ تمہارا صرف اللہ بیلی ہوگا۔ تمہارا کوئی یار و مددگار اس دُنیا میں نہ رہے گا، نہیں بلکہ تم کو موقع ہی نہیں دیا جائے گا کہ تم کشمیر کے متعلق آواز اُٹھا سکو۔ نہیں نہیں ممکن ہے یہ بھی ہو جائے کہ ہندو مطالبہ کرے کہ نہرو لیاقت

بیکٹ کی طرح کسی شخص کو حق نہ دیا جائے کہ وہ کشمیر کا مطالبہ کر سکے۔ وہ وقت تمہارے پچھتاوے کا دن ہوگا اور یاد رکھو کہ پچھتاوے کا دن ہی قیامت کا دن ہے اور اسی دن خدا پورے طور پر مالکِ یوم الدین ہوگا اور اس دن تمہاری کچھ نہ چل سکے گی۔ ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح تم آخری آہ بھر کر گل ہو جاؤ گے۔ اَب مَیں تُم سے رُخصت ہوتا ہُوں اور تمہارا معاملہ خُدا کے سپُرد کرتا ہُوں۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء
بوقت سوا تین بجے

عنایت اللہ خان المشرقی

—•—

—— : منگوانے کا پتہ : ——

فروغِ اسلام فونڈیشن۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۱۵ راولپنڈی (پاکستان)

★